ں اِس بجلی سے اپنے آشیاں کی خیر کیا مانگوں　　جو خود محتاجِ شاخِ آشیاں معلوم ہوتی ہے

نہیں کہنے کی بات اعجازؔ لیکن واقعہ یہ ہے

ابھی اُردو ہماری ہی زباں معلوم ہوتی ہے

بربطِ احساس

جناب حکیم سید ابوالنظر صاحب رضوی

دِل نوازی، اِک خیالِ خام ہے　　فطرتِ ساغر، صلائے عام ہے

اب نہ ساقی ہے، نہ کوئی جام ہے　　اُٹھ گئی محفل، خدا کا نام ہے

بربطِ احساس، نازک چیز ہے　　بانگِ گل تو، تلخیِ دشنام ہے

اعتبارِ رنگ و بو سے کیا غرض　　ہستیٔ گل بسملِ بے کام ہے

ہر نگہ میں ہے، نمودِ سیمیا　　ہر نفس میں، رازِ صبح و شام ہے

خفتۂ روزِ ازل ہے، بخت کیا؟　　جو صبح سے شام تک بھی شام ہے

اُٹھ رہی ہے موج مے لیکن ہنوز　　ذرہ ذرہ تشنۂ یک، جام ہے

اِنقلابِ زندگی ہے، زندگی　　موت دل کی، خستگی کا نام ہے

ہو گیا وقفِ جنوں، ہر ہر نفس　　کیا شعورِ زیست، اس کا نام ہے

معنیٔ صد زندگی، حُسنِ عمل　　جس کا ہر آغاز، خود انجام ہے

صبح اخترؔ، کائناتِ اِنقلاب

شامِ اخترؔ، خُلدِ ہر ہر گام ہے